نماز میں ہاتھ باندھنا

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي .

''میرے طریقے کے مطابق نماز پڑھو۔''

(صحيح البخاري :631)

① سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّا مَعْشَرَ الْأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا أَنْ نُؤَخِّرَ سُحُورَنَا، وَنُعَجِّلَ فِطْرَنَا، وَأَنْ نُمْسِكَ بِأَيْمَانِنَا عَلٰى شَمَائِلِنَا فِي صَلَاتِنَا .

''ہم انبیا کو حکم دیا گیا کہ ہم سحری میں تاخیر کریں اور افطاری میں جلدی کریں، نیز (حکم دیا گیا کہ) ہم نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھیں۔''

(المعجم الكبير للطبراني :11/199، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۷۷۰) نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(تنوير الحوالك :1/133)

نبی کریم ﷺ نے اپنی طرح نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام نماز میں ہاتھ باندھتے تھے۔ نبی کریم ﷺ سے ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا قطعاً ثابت نہیں۔

② سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بیان کرتے ہیں:

ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى .

''پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھا۔''

(صحيح مسلم :401)

نیز بیان کرتے ہیں:

ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ .

''پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی، گٹ اور بازو پر رکھا۔''

(مسند أحمد : 318/4، سنن أبي داود : 727، سنن النسائي : 890، وسندهٗ صحيحٌ)

③ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَاضِعٌ يَدِي الْيُسْرٰى عَلَى الْيُمْنٰى فَأَخَذَ بِيَدِي الْيُمْنٰى فَوَضَعَهَا عَلَى الْيُسْرٰى .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے، میں نے (نماز میں) اپنا بایاں ہاتھ دائیں پر باندھا ہوا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا دایاں ہاتھ پکڑ کر بائیں پر رکھ دیا۔''

(سنن أبي داود : 755، سنن النسائي : 889، سنن ابن ماجه :811، وسندهٗ حسنٌ)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

(فتح الباري : 224/2)

④ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ

الْيُسْرٰى فِي الصَّلَاةِ .

''صحابہ کوحکم دیا جاتا تھا کہ آدمی نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں بازو پر رکھے۔''

(صحيح البخاري : 740)

⑤ سیدنا ہلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ، وَرَأَيْتُهٗ يَضَعُ هٰذِهٖ عَلٰى صَدْرِهٖ، وَوَصَفَ يَحْيَى الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَوْقَ الْمَفْصَلِ .

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ (سلام کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دائیں اور بائیں دونوں جانب پھرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہاتھ اپنے سینے پر رکھتے تھے، راویِ حدیث یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ نے یہ طریقہ بیان کیا کہ اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے جوڑ کے اوپر رکھا۔''

(مسند الإمام أحمد : 226/5، التحقيق لابن الجوزي : 338/1، جامع المسانيد والسنن للحافظ ابن كثير : 12/296-297، ح : 9693، وسندهٗ حسنٌ)

⑥ ابن جریر ضبی رحمہ اللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

رَأَيْتُ عَلِيًّا يُمْسِكُ شِمَالَهٗ بِيَمِينِهٖ عَلَى الرُّسْغِ فَوْقَ السُّرَّةِ .

''میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں کو گٹے سے پکڑ کر انہیں ناف سے اوپر رکھا ہوا تھا۔''

(سنن أبي داود : 757، وسندهٗ حسنٌ)

امام بیہقی رحمہ اللہ (۳۰/۲) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (تغلیق التعلیق : ۴۴۳/۲) نے اس

کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔ اس کا راوی ابو بدر شجاع بن ولید جمہور کے نزدیک ثقہ ہے۔

روافض ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں۔ وہ یہ بتائیں کہ نبی کریم ﷺ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے عمل کو کیوں نہیں لیتے؟

❁ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ ثَبَتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ شِمَالَهٗ بِيَمِينِهٖ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، وَكَذَا نَقُولُ، وَمِمَّنْ رَأَى أَنْ تُوضَعَ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فِي الصَّلَاةِ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ، وَحُكِيَ ذٰلِكَ عَنِ الشَّافِعِيِّ.

''نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نماز میں داخل ہوتے، تو دائیں ہاتھ مبارک سے بائیں کو پکڑ لیتے تھے، ہم بھی اس کے قائل ہیں۔ امام مالک، امام احمد، امام اسحاق بن راہویہ اور امام شافعی رحمہم اللہ سے یہی منقول ہے۔''

(الأوسط: 92/3)

❁ علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ تَخْتَلِفِ الْآثَارُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ.

''اس (ہاتھ باندھنے) کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے مروی روایات میں کوئی اختلاف نہیں۔''

(التمهيد لما في المؤطإ من المَعاني والأسانيد: 74/20)

تنبیہ:

عمرو بن دینار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ أَرْخٰى يَدَيْهِ .

''عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب نماز میں کھڑے ہوتے، تو ہاتھوں کو چھوڑتے۔''

(مصنف ابن أبي شيبة :391/1، طبقات المحدثين الواردين بأصبهان لأبي الشيخ الأصبهاني : 200/2، وسندهٔ صحيحٌ)

اس اثر کا یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھوں کو چھوڑ دیتے، پھر باندھ لیتے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ قیام میں ہاتھوں کو چھوڑتے ہوں۔ تو یہ آپ کا اجتہاد ہے۔ جو کہ درست نہیں، نہ ہی قابل عمل ہے۔ اس طرح آپ کا یہ اجتہاد احادیث صحیحہ ثابتہ اور آثار صحابہ کے موافق نہیں۔ لہٰذا جس عمل پر صحیح حدیث سے دلیل نہ ہو، نیز اس میں دوسرے معنی کا احتمال بھی ہو، اسے کیونکر اختیار کیا جا سکتا ہے۔ نیز اہل اجتہاد کے سارے کے سارے اجتہادات قابل عمل نہیں۔ مجتہدین کو درست اجتہاد کی صورت میں دوہرا اور اجتہادی خطا پر اکہرا اجر ملتا ہے، لیکن کسی اور کے لیے اجتہادی خطا پر عمل کرنا جائز نہیں۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ رکوع میں تطبیق (رکوع میں ہتھیلیاں جوڑ کر دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھنا) کرتے تھے۔

(صحيح مسلم : 534)

سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں اولے کھانا جائز سمجھتے تھے۔

(مسند الإمام أحمد :13971، وسندهٔ صحيحٌ)

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے شراب کی بیع ثابت ہے۔

(صحيح البخاري : 2223، صحيح مسلم : 1582)

سیدنا عثمان بن عفان، سیدنا علی بن ابی طالب، سیدنا زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ

وغیرہم رضی اللہ عنہم کہتے تھے کہ بیوی سے مجامعت کی، انزال نہ ہوا، تو غسل واجب نہیں۔

(صحيح البخاري : 292، صحيح مسلم : 347)

کسی کی علمی یا اجتہادی خطا ہمارے لیے حجت نہیں۔

تنبیہ:

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي صَلَاتِهٖ رَفَعَ يَدَيْهِ قُبَالَةَ أُذُنَيْهِ، فَإِذَا كَبَّرَ أَرْسَلَهُمَا ثُمَّ سَكَتَ، وَرُبَّمَا رَأَيْتُهٗ يَضَعُ يَمِينَهٗ عَلٰى يَسَارِهٖ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ سَكَتَ.

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں داخل ہوتے، تو کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے، جب تکبیر تحریمہ کہتے، تو دونوں ہاتھوں کو چھوڑ دیتے، پھر سکتہ کرتے، کبھی کبھی میں دیکھتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے، جب فاتحہ کی قرأت سے فارغ ہوتے، تو سکتہ کرتے۔“

(المعجم الكبير للطبراني : 74/20)

سند جھوٹی ہے۔ خصیب بن جحدر بالاتفاق ”متروک و کذاب“ ہے۔